حرمین شریفین سے ہماری محبت ایمان کا حصہ ہے

''مسلمان آپس میں ایک جسم کی مانند ہیں، جب جسم کے کسی ایک حصے میں تکلیف ہوتو پورا جسم درد محسوس کرنے لگتا ہے'' یہ فرمان نبوی ﷺ ہم کتابوں میں پڑھا کرتے تھے۔لیکن سعودی عرب کی جانب سے پاکستان میں آنے والی ہر آفت کے بعد سعودی عرب کی جانب سے متاثرین کیلئے آنے والی امداداور خادم الحرمین الشریفین کی جانب سے فراخ دلانہ تعاون نے ثابت کیا ہے کہ پاکستان کے دکھ اور درد کو سعودی عرب اپنا دکھ اور درد سمجھتا ہے۔ ضروریات زندگی سے لدے جہازوں سے لے کر ریسکیو اور میڈیکل سروسز اور فیاضانہ امدادی سرگرمیوں تک سعودی عرب نے نہ صرف اپنا فرض نبھایا ہے بلکہ یہ بھی ثابت کیا ہے کہ وہ پاکستان کے ساتھ اپنے تعلقات کو انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے کیونکہ دونوں برادر ممالک کے مابین عقیدے کا ایک مضبوط رشتہ بھی قائم ہے۔

سعودی عرب اور اس کے فرمانروا ہمارے دلوں میں بستے ہیں اس لئے کہ انہوں نے قرآن وسنت کو اپنا دستور جانا ہے اور ہمیشہ اسی سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے ترقی کی منزلوں کو طے کیا ہے۔ایک اسلامی رفاہی مملکت کے طور پر سعودی عرب کو کھڑا کرنے میں سعودی حکمرانوں نے کسی بھی طرح کی کوئی کسر نہیں چھوڑی بلکہ بین الاقوامی سطح پر بین المذاہب مکالمے کے عمل کو شروع کر کے خادم الحرمین الشریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود نے دنیا کو تصادم سے بچانے کا بیڑا اٹھا کر ثابت کیا ہے کہ صرف انہی کی قیادت میں یہ صلاحیت موجود ہے جو مذاہب کے مابین تصادم کی جانب بڑھتے ہوئے حالات کے سامنے بند باندھنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔

سعودی عرب کی جانب سے گزشتہ اور حالیہ سیلاب کی تباہی کے بعد آنے والی مسلسل امداد پر سعودی عرب کی حکومت اور سعودی عرب کے عوام کا جتنا بھی شکریہ ادا کیا جائے وہ کم ہے کیونکہ ان کی امداد کبھی بھی مادی اور سیاسی مفادات کیلئے نہیں ہوتی بلکہ وہ ضرورت اور مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کو اپنا فرض اولین سمجھتے ہوئے دنیا بھر میں ہونے والے رفاہی کاموں میں سب سے آگے ہیں۔اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ سعودی عرب کا جس قدر بھی شکریہ ادا کیا جائے وہ کم ہے۔

بعض لوگ اس قدر امداد کے باوجود سعودی عرب کے حوالے سے شکوک وشبہات پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن عوام اصل حقیقت کو جان چکے ہیں اب وہ حالات کبھی یہاں پیدا نہیں ہوں گے جو خلیج کی جنگ کے دوران پیش آئے تھے جب بعض حاسد قوتوں نے پاکستان میں سعودی عرب کے خلاف آواز بلند کرنی شروع کی تو پاکستان کے بہت سارے سادہ لوح لوگ منفی پروپیگنڈے سے متاثر ہوکر سعودی عرب کے خلاف سوچنا شروع ہو گئے تھے تو ان حالات میں جامعہ علوم اُثریہ جہلم سے میرے برادر اکبر علامہ محمد مدنی ؒ کی قیادت میں ایک قافلہ سر فروشاں نکلا جو تحفظ حرمین شریفین موومنٹ کے بینر تلے ملک بھر میں پھیلا اور اس نے عوام کو حقائق سے آگاہ کیا کہ سعودی عرب کی قیادت صرف ایک خطے کی نہیں بلکہ دنیا بھر کے امن اور عالم اسلام کی ترقی کیلئے باقاعدہ پہرہ دینا اپنا فرض سمجھتی ہے کیونکہ اس نے بانی مملکت شاہ عبدالعزیز سے یہی سیکھا ہے اور اسی قرآن وسنت کے جھنڈے کو تھام کر دنیا بھر میں امن اور محبت کے پیغام کو پھیلانے میں مصروف عمل ہے۔ الحمدللہ ہماری وہ تحریک رنگ لائی اور حق کو فتح ملی اور جھوٹوں کا منہ کالا ہوا۔

گزشتہ دنوں جب کراچی میں سعودی قونصلیٹ پر حملے اور سعودی سفارتکار حسن القحطانی کی شہادت کے بعد جامعہ علوم اُثریہ جہلم اور تحفظ حرمین شریفین موومنٹ نے جہلم کے علاوہ کئی مقامات پر بھرپور مظاہرے کیے اور اس قبیح ترین عمل کی نہ صرف مذمت کی بلکہ حکومت وقت سے پرزور مطالبہ بھی کیا کہ وہ ایسے عناصر کو کیفر کردار تک پہنچائیں جنہوں نے پاکستان اور سعودی عرب کے تعلقات کو خراب کرنیکی یہ مذموم حرکت کی ہے۔

سعودی عرب سے مسلمانان عالم کی محبت کی وجہ جہاں حرمین شریفین ہے وہیں پر سعودی قیادت کا اخلاص بھی ایک اہم عنصر ہے کیونکہ حرمین شریفین کی قیادت نے بالخصوص موجودہ فرمانروا شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود نے اپنے لئے شاہانہ لقب اختیار کرنے کی بجائے خادم الحرمین الشریفین کے لقب کو پسند کرکے اپنے عمل سے ثابت کیا کہ حرمین شریفین کی رکھوالی اور حج وعمرہ کی غرض سے آنے والے اللہ کے مہمانوں کی خدمت ان کی اولین ترجیح ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق شاہ عبداللہ کی حکومت نے گزشتہ سالوں کے دوران 70 ارب سعودی ریال حرمین کی توسیع پر خرچ کیے۔ بیت اللہ اور مسجد نبوی کے علاوہ سعودی عرب کے دیگر مقامات کی زیارت کرنے والے اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ وہاں کس قدر سہولیات بہم پہنچانے کا عمل جاری ہے۔

شاہ عبداللہ نے ہمیشہ دنیا میں امن کے قیام پر زور دیا اور سعودی عرب کے معتمد ترین کبار علماء کو اعتماد میں لے کر آسمانی مذاہب کے مابین مکالمہ شروع کرنے پر زور دیا اور از خود اس کارِ خیر کا آغاز کیا۔ سعودی عرب کے علاوہ